© rasailojaraid.com

بھوک ہڑتال یا خودکشی اسلامی نقطۂ نظر سے

از مجلس التحقیق جامعہ راحت القلوب کوئٹہ شہر

دور حاضر میں مختلف افراد، یونینوں اور اداروں کی جانب سے اپنی ناراضگی کے اظہار اور تنقید کے لئے جو طریقہ استعمال کیا جاتا ہے اسے ''بھوک ہڑتال'' کہتے ہیں۔ یہ ایک معمول بنا ہے کہ اگر آپ کی بات نہیں سنی جاتی ہو یا آپ کے مرضی کے مطابق اگر فیصلہ نہ دیا جائے (بغیر اس کے کہ آپ حق پر ہیں یا نہیں) تو اپنی بات منوانے اور فیصلے کو اپنے حق میں کرانے کے لئے انسان بھوکا رہ کر اپنے آپ کو ناراض ظاہر کرتا ہے اور احتجاج ریکارڈ کراتا ہے، اسی سلسلے میں بسا اوقات اس کی جان تک چلے جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

لہٰذا اسلامی نقطۂ نظر سے بھوک ہڑتال قطعاً جائز نہیں۔ کیونکہ زندگی کی تحفظ کے لئے اور اپنی طاقت و توانائی کو معمول پر برقرار رکھنے کے لئے غذا کھانا واجب ہے۔

علامہ سید محمد ابی السعود، فتح المعین میں لکھتے ہیں کہ:

الا کل والشرب لدفع الھلاک فرض .(۱)

ترجمہ: دفع ہلاکت کے لئے کھانا پینا فرض ہے۔

جبکہ فتاویٰ عالمگیری میں درج ہے کہ: **أما الاکل فعلی مراتب فرض وھو ما یندفع به الھلاک فان ترک الاکل والشرب حتی ھلک فقد عصیٰ** (۲) ترجمہ: کھانے کے چند درجات ہیں، اتنا کھانا جس کے ذریعے جان بچ سکے فرض ہے لہٰذا اگر کوئی کھانا پینا چھوڑ دے یہاں تک کہ مرجائے تو وہ گنہگار ہوگا۔

ایک دوسری جگہ درج ہے کہ: **ولو جاع ولم یأکل مع قدرته حتی مات یأثم .(۳)**

ترجمہ: اگر بھوک لگے اور قدرت کے باوجود نہ کھائے یہاں تک کہ مرجائے تو وہ شخص گنہگار ہوگا۔

فقہاء عظام کے مذکورہ بالا تصریحات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ غذا پر قدرت کے باوجود سے نہ کھانا یہاں تک کہ موت واقع ہوجائے یہ گناہ اور باعث عذاب ہے۔ کیونکہ اسے ایک قسم کی خودکشی کہا جاتا ہے جبکہ احادیث میں خودکشی کی سخت وعید آئی ہے اور خودکشی کرنے والے کو اہل نار میں سے قرار دیا گیا ہے چنانچہ حضورؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

من قتل نفسه بشئی عذّب به یوم القیامة .(۴)

ترجمہ:۔ جس نے کسی چیز کے ذریعے اپنے آپ کو قتل کیا اسی چیز سے قیامت کے دن اسے عذاب دیا جائے گا۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے کہ:

من تردی من جبل فتقتل نفسه فھو فی نار جھنم یتردیٰ فیھا خالداً مخلداً فیھا ابداً، ومن تحسا سما فقتل نفسه

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فسمہ فی یدہ یتحساہ فی نار جھنم خالداً مخلداً فیھا ابداً ،ومن قتل نفسہ بحدیدۃ فحدیدتہ فی یدہ یتوجا بھا فی نار جھنم خالداً مخلداً فیھا ابداً. (۵)

اسی خودکشی کرنے والے کے متعلق ابوداؤد شریف میں ہے کہ:

لایصل علیٰ قاتل النفس .

شراح فرماتے ہیں کہ امام بخاری نے اس کی تائید فرمائی ہے اس طرح پر کہ وہ جہنم میں اپنے آپ کو اسی طرح قتل کرے گا، تو معلوم ہوا کہ مغفور نہیں اور جب مغفور نہیں تو اس پر نماز پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔(۶)

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص خودکشی کرے وہ ہمیشہ معذب ہوتا رہتا ہے لہٰذا اس پر نماز پڑھنا مفید نہیں ہے، البتہ فقہاء نے بیان کیا ہے کہ علماء اور خواص لوگ اس پر نماز جنازہ نہ پڑھیں اور عام آدمی پڑھ لیں۔ مولانا محمد عاقلؒ فرماتے ہیں کہ جمہور علماء اور ائمہ اربعہ کے نزدیک جو شخص خودکشی کر کے مرا ہو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، امام مالکؒ کی ایک روایت کراہت کی ہے اور امام احمد کی ایک روایت اہل علم وفضل کے لئے کراہت کی ہے یعنی صرف عوام کو پڑھنی چاہیے اور بعض علماء جیسے امام اوزاعی اور عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ مطلق صلوٰۃ کے قائل نہیں لہٰذا کبار ائمہ اور علماء کو نہ پڑھنی چاہیے اور حضورؐ نے بھی گو بنفس نفیس اس پر نماز نہیں پڑھی لیکن دوسروں کو پڑھنے سے منع نہیں فرمایا۔(۷)

بہرحال فقہاء نے خودکشی کرنے والے کے نماز جنازہ پڑھنے کو جائز بلکہ راجح قرار دیا ہے جیسا کہ درمختار میں درج ہے کہ:

من قتل نفسہ ولو عمداً یغسل ویصلی علیہ وبہ یفتیٰ . (۸)

ترجمہ: جس نے اپنے آپ کو قتل کیا اگرچہ قصداً ہو اسے غسل دیا جائے اور اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔

مفتی محمد فرید دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ قاتل النفس (خودکشی کرنے والے) پر نماز جنازہ پڑھنا جائز بلکہ راجح ہے اور جس علاقے میں یہ امر شنیع بے باکی سے کیا جاتا ہے تو سد اًللباب ترک الصلوٰۃ پر فتویٰ دینا نہایت انسب ہوگا۔(۹)

لہٰذا مندرجہ بالا بحث سے یہ ثابت ہوا کہ اسلام بھوک ہڑتال جیسے غلو اور افراط کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے اسی لئے حضورؐ نے ان صحابہؓ کو بھی منع کر دیا جو عبادت کی غرض سے مسلسل روزے رکھنا چاہتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے حضورؐ نے فرمایا کبھی روزہ رکھا کرو اور کبھی افطار، اسی طرح رات کو نمازیں بھی پڑھا کرو اور سویا بھی کرو کیونکہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے کہ رات بھر جاگنے سے ضعیف ہو جاتی ہیں۔(۱۰)

بلکہ فقہا فرماتے ہیں کہ:۔

ولا یجوز الریاضۃ بتقلیل الاکل حتی ضعف عن الفرائض . (۱۱)

ترجمہ:۔ کم کھانے کی ایسی ریاضت جائز نہیں ہے کہ فرائض کی ادائیگی سے عاجز آجائے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فتح المعین میں اسی سے ملے جلے حسب ذیل الفاظ درج ہیں کہ:۔ **ولا تجوز الریاضة بتقلیل الا کل حتی یضعفه عن اداء العبادة(۱۲)**

ترجمہ:۔ کم کھانے کی ایسی ریاضۃ جائز نہیں ہے کہ عبادات کی ادائیگی سے عاجز آ جائے۔ لہٰذا اپنے حقوق کے حصول اور اپنی بات منوانے کے لئے ''بھوک ہڑتال'' کی بجائے تنقید و احتجاج کا جائز طریقہ اپنانا چاہیے۔ اپنے مقدمے کو عدالت میں یا مسلمانوں کے ثالثی کردار کے لئے پیش کیا جانا چاہیے اور پرامن و جائز طریقے سے اپنا حق حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کیا جانا چاہیے۔

فہرست مراجع ومصادر:

۱ : علامه سید محمد ابی سعود المصری الحنفی ، فتح المعین،ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ،۱۴۰۳ھ، جلد ۳ ص ۳۸۶)

۲ : مولانا شیخ نظام وجماعة من العلماء الهند،فتاویٰ عالمگیری ،مکتبه ماجدیه کوئٹه ،۱۴۰۳ھ ،جلد ۵ ص ۳۳۶)

۳:ایضاً، جلد ۵ ص ۳۳۸)

۴: امام حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی ، التر غیب و التر هیب من الحدیث الشریف،وحیدی کتب خانه پشاور،2006ء ، جلد ۳ ،ص ۵۹۴)

۵ : ایضاً.

۶ : مولانا محمد ذکریا مهاجرمدنی، تقریر بخاری شریف ،مکتبة الشیخ کراچی،جلد ۲ ، ص ۷۸)

۷: مولانا محمد عاقل ، الدر المنضود علی سنن ابی داؤد ، مکتبة الشیخ کراچی،جلد ۵ ، ص ۲۵۶)

۸: درمختار علیٰ هامش ردالمحتار ، جلد ۱ ،ص ۶۴۳، باب الصلوٰة الجنائز.

۹ : مولانا مفتی محمد فرید، فتاویٰ فریدیه ، دار العلوم صدیقه صوابی،2005ء ،جلد ۳ ، ص ۲۳۹)

۱۰ : مولانا محمد زکریا مهاجر مدنی،خصائل نبویؐ اردو شرح شمائل ترمذی،مکبة الشیخ کراچی، ص ۱۸۳)

۱۱ : بحواله بالا، فتاویٰ عالمگیری ، جلد ۵ ،ص ۳۳۶)

۱۲ : بحواله بالا،فتح المعین ، جلد ۳ ، ص ۳۸۶)

......☆☆☆☆☆......

© rasailojaraid.com